افغانستان میں عبوری اسلامی حکومت کا قیام اور رافضی سازشیں

افغان مجاہدین نے اپنے خلوص ایثار، اور عمل جہاد کی عظیم طاقت سے دنیا کی بہت بڑی طاقت اور اسلام کے سب سے بڑے کھلے دشمن روس کو وہ عبرت ناک شکست دی کہ جس سے تاریخ کا رُخ مڑ گیا ہے۔ ایک نیا باب خون سے لکھا ہے اور دنیا کے نقشہ پر ایک نئی اسلامی عبوری حکومت قائم کرلی ہے۔ افغان مجاہدین کی عبوری اسلامی حکومت کے قیام سے وہ گروپ بہت ناراض ہیں جو ایرانی مجتہدوں کا ایران میں مقیم ہیں اور افغانستان کی ۱۰ فیصد شیعہ اقلیت کے لئے ۴۰ فی صد حصہ مانگتے ہیں۔ افغان مجاہدین نے انہیں بہت سمجھایا مگر خمینی ازم کے دوگی نہ مانے اور اب تک نہیں مان رہے وہ افغانستان کی دینی حکومت میں "باغ فدک" مانگ رہے ہیں۔ اس مطالبہ کے پس منظر میں کوئی استحقاقی مسئلہ نہیں بلکہ طبقاتی مسئلہ ہے ۱۰ فی صد شیعہ آبادی کو ۴۰ فی صد بنا کر افغانستان میں شیعہ انقلاب کا راستہ بنانا ان کے پیش نظر ہے اور بس! حالانکہ ایران میں چالیس فی صد اہل سنت والجماعت کی آبادی ہے حکومت میں تو انہیں کیا حصہ ملنا تھا وہ بیچارے ایران میں بنیادی حقوق سے بھی محروم ہیں اور اس کی وجہ صرف ان کا سنی ہونا ہے۔ ان کا یہی جرم ایسا سنگین ہے کہ وہ مسلسل سزا پاتے رہیں گے۔ کوئی سنی حکومت ہو تو ان کے لئے آواز اُٹھائے یا خود دنیا بھر کے اہل سنت غیور بن کر بین الاقوامی سطح پر اس مطالبہ میں قوت و شدت پیدا کریں کہ ایران کے سنی بھائیوں کی زندگی بچائیں۔ پاکستانی اور افغانی رافضی ایک حقیر اقلیت ہونے کے باوجود ۴۰ فی صد بلکہ ۵۰ فی صد حقوق مانگتے ہیں، جو دنیا کے تمام قوانین کی رُو سے جاہلانہ حرکت ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ایرانی شیعہ سٹیٹ ایران کے چالیس فی صد سنی مسلمانوں کو وہی حقوق دے جو وہ اپنے لئے پاکستان اور افغانستان میں مانگتی ہے۔ افغانستان کی عبوری اسلامی حکومت کو پوری دنیا میں سب سے پہلے سعودی عرب نے تسلیم کیا ہے۔ اور اسلامی کانفرنس نے اسے رکنیت دی ہے ـــــ لیکن حکومت پاکستان نے ابھی تک خاموشی اختیار کی ہوئی ہے جو واضح جانبداری ہے۔ چونکہ شیعہ افغانوں کو عبوری حکومت میں مطلوبہ حصہ نہیں ملا اس لئے پاکستان اسے تسلیم کرنے میں مذبذب ہے اور افغان عبوری اسلامی حکومت پر دباؤ ڈالنا چاہتا ہے اور جب تک ایران سے گھنٹی نہیں بجے گی، پاکستان سے بھی ہاں نہیں ہوگی ـــــ پی پی پی کی حکومت اپنے رویے پر نظرثانی کرے اور افغانستان کی عبوری اسلامی حکومت کو فوراً تسلیم کرے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ افغان مجاہدین کا خونِ بے گناہی رنگ لائے گا اور افغانستان میں صحیح اسلامی حکومت قائم ہو کر رہے گی۔

پاکستانی ذرائع ابلاغ کا کردار

پاکستانی قومی اخبارات، ریڈیو اور ٹیلیویژن پاکستانی سیاست دان اور حکمران بہ شمول بیوروکریٹس ایسے مضبوط اور با اختیار ادارے ہیں کہ یہ اپنے امور کی تکمیل میں مولوی کی طرح وسائل کے محتاج نہیں ہیں۔ اس نسبت سے ان کی قانونی اخلاقی و شرعی ذمہ داری یہ ہے کہ امّتِ رسول ﷺ کی اعتقادی، عباداتی اور معاملاتی تعلیم و تربیت مضبوط بندوبست کے ساتھ کریں اور ملتِ ابراہیمی ؑ کے بکھرے ہوئے سماجی حلقوں تک معاشرت اور موروثی دین پہچانیں، جو انہیں قرآن و سنّت اور اسلاف سے ملا ہے تاکہ پاکستانی قوم خوش اعتقاد اور مضبوط دینی اعمال و اخلاق سے مرصّع ایک خوبصورت قوم بن کر دنیا کے نقشے پر اُبھر سکے اور دنیا کی ان اقوام کے لئے چیلنج بن سکے، جو آئے دن پاکستانیوں کو لعنت ملامت کرتی رہتی ہیں۔ ان قومی، سیاسی اور حکومتی اداروں کی یہ سب سے اہم ذمہ داری ہے کہ دینی ارتقاء و بقا، دینی یکجہتی اور ملّی وحدت کو اوّلیت دیں، اور اس کے لئے چار چول چوکس انسانوں کی طرح کڑا پہرہ دیں، مثبت تعلیمی تربیتی عمل کے ساتھ ساتھ دفاعی عمل کو اتنا مضبوط و مستحکم بنائیں کہ تشکیک و ارتیاب کا نظریاتی و فکری سیلاب دینی عقائد، افکار اور اعمال کی عمارتوں کو متزلزل یا مشتبہ نہ کر سکے۔ بلکہ امتِ رسول ﷺ پاکستان سے مدنی انقلاب کو پوری کائنات میں ایکسپورٹ کرنے کی پوزیشن میں آجائے۔ یہ بات اب کسی بھی نزاعی بحث سے بلند و بالا ہے کہ پاکستان بنیاد پرست دینی حکومت کے قیام کے لئے بنایا گیا تھا۔ پاکستان کا مطلب لا الٰہ الا اللّٰہ ہے اور کچھ بھی نہیں۔ اور لا الٰہ الا اللّٰہ کا مفہوم دینِ اسلام کے سوا بھی کچھ اور نہیں۔ پھر ہر حالت میں یہ بات مدِنظر رکھنی چاہیئے کہ ہمارا دین جہاں عقیدہ، عبادت کے تحفظ اور اس کی پابندی کا حکم دیتا ہے اس کے ساتھ ہی ہمارے سیاسی اقتصادی معاشی، دفاعی اور ثقافتی تقاضوں کو اخلاقی و قانونی پابندیوں کے ساتھ نہایت خوبصورت انداز سے پورا کرتا ہے۔ ہمیں ہر طرح کا تحفظ بخشتا ہے اور ہر طرح کے استبداد و استحصال سے پاک کرتا ہے۔

لیکن صد افسوس صد ہزار افسوس ان قومی سیاسی اور حکومتی اداروں پر کہ جنہوں نے پاکستان بن جانے کے بعد سے اب تک دینِ اسلام کو مقصودِ زندگی نہیں بنایا بلکہ انہوں نے بنی اسرائیل کی مکاریوں اور تاویلوں کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا کر دنیا کے حاصل کرنے پر اپنی ساری طاقتیں صرف کر دیں۔ زندگی کا مقصد صرف اور صرف دنیا بنالی۔ اخبارات کے مالکوں نے صحافت کو فریضہ و شیوہ بنانے کی بجائے پیشہ بنالیا۔ پھر اس پیشہ کو بھی

اگر شرافت کے دائروں میں پابندی کے ساتھ نباہا جاتا" تو بھی کوئی بات تھی۔ انہوں نے تو شرافت کی تمام قدروں کو پامال کر کے اس پیشہ کے حسن کو رسوا کر دیا۔ جھوٹی خبر، بکنے والی خبر، خریدے گئے بیانات، ننگے فلمی اشتہار، تاجرانہ ایجنسیوں کے فحش اور جنسی اشتہار، جنسی مضامین عشقیہ فرضی داستانیں، فرضی کرداروں کے حیرت گم کر دینے والے واقعات، ماورائی قصے کہانیاں، دینی اقدار کے خلاف مضامین، اعتراضات، ٹھٹھول، دین کے متفقہ مسائل کو مختلف فیہ اور متنازعہ بنانا، شرابی، زانی، جھوٹے، بے نماز، بے روزہ اور دین کے معاملے میں جاہل صحافت پیشہ لوگوں کو اولیت اور فوقیت دینا۔ دینی اعمال و شخصیات کی بے حرمتی اور توہین کرنا، دفتروں میں بیٹھ کر دین کو ملائیت کہہ کے اس کے خلاف سازشیں کرنا اور مغربی کلچر کے ناپاک ہیولوں کی حوصلہ افزائی کر کے ماحول ان کے حق میں بنانا، زندگی کے مسائل و معاملات میں دینی پابندیوں کے خلاف مسلسل پروپیگنڈہ کرنا اور نتیجتاً مغربی ثقافتی انقلاب کی راہ میں فرش راہ ہو جانا، پاکستانی قومی پریس کا وطیرہ، شیوہ اور فریضہ بن گیا۔ بعینہ یہی اعمال بد ریڈیو کے ارباب خبیثہ نے بھی سرانجام دیئے۔ ٹیلیویژن کے ارباب "کشاد کشود" نے تمام چھپے ہوئے منفی جذبوں، منفی خواہشوں اور حرامی اعمال کو خوبصورت شکلیں دینے کا فریضہ انجام دیا۔ اور سیاست دانوں نے اپنے منفی منصب کے حصول اور عوام سے ووٹ لینے کے لئے یہ مکروہ پالیسی اختیار کی کہ وہ "شمائل واجبہ" بن گئے۔ انہوں نے قومی پریس، ریڈیو اور ٹیلیویژن کی تمام حرام کاری کو جواز کی سند مہیا کر کے سیاست کو چمکایا۔ اور تمام حکومتوں نے ۴۲ سالہ استحصالی دور میں ہر بے دین و بد دین، ہر بدکار و بدمعاش اور ہر نظری و فکری حرام کاری کو تحفظ فراہم کیا۔ ان مہذب حیوانوں اور طاغوتی پیکروں کی حوصلہ افزائی کے لئے انہیں زن، زر، زمین، عہدہ و منصب اور اختیارات دیئے۔ انہی سیاست دانوں کو "لفٹ" دی جو زیادہ سے زیادہ مغربی ثقافت کو قبول کر چکے تھے، جن کی بیویاں، بہنیں، مائیں، بیٹیاں مغربی ثقافت کی چلتی پھرتی ایڈورٹائزنگ ایجنسیاں تھیں، انہی اخباروں کو اشتہارات، کاغذ، رنگ اور مشینوں کے لائسنس اور کوٹے دیئے جو زیادہ سے زیادہ حرام کاری و بدکاری کو فروغ دے سکتے تھے، جو زیادہ سے زیادہ مغربی ثقافتی انقلاب کی راہیں ہموار کر سکتے تھے۔ اور ——— اب کہ جمہوری عوامی دور ہے اور پیپلز پارٹی کی نسوانی قیادت ملک کی سب سے بڑی طاقت ہے جو بڑے بڑے دعوؤں اور پروگرام کے ساتھ برسر اقتدار آئی، اس کے ابتدائی چار ماہ کی کارکردگی میں نمایاں مقام اگر کسی انقلاب کو ملا ہے تو وہ مغرب کا ثقافتی انقلاب ہے۔ ہم اپنے اور حکومت کے حقوق کا مکمل لحاظ قائم رکھتے ہوئے کہتے ہیں بیگم زرداری صاحبہ اس بات کا یقین کریں کہ پاکستان